Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ، ۲۷ صلح ۱۳۵۱ ہش، ۲۷ جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۳

67

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۵ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۶ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کھانسی اور بخار کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔

احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

احمدیہ مسلم مشن نیروبی کے ایڈریس میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔ نیا ایڈریس یہ ہے:۔

AHMADIYYA MUSLIM MISSION
P.O BOX. NO 40554, NAIROBI
KENYA.

(وکالت تبشیر)

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل تاحال بہت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ میں نماز عید

کل مورخہ ۲۷ صلح کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز عید صبح ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوگی۔ انشاء اللہ۔

احباب وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں۔

اعلان تعطیل

عید الاضحیٰ پر ۲۷ و ۲۸ صلح کو تعطیل کی وجہ سے ۲۸ اور ۲۹ صلح (۲۸، ۲۹ جنوری ۱۹۷۲ء) کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔

(منیجر)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت ابراہیمؑ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے سے دریغ نہ کیا

اس میں مخفی اشارہ یہی تھا کہ انسان خدا کے حکم کے سامنے کسی قربانی سے بھی گریز نہ کرے

"حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی، خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ عید الضحیٰ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲ و ۳۳)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

آگے بڑھو اور آگے بڑھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کے حصول کیلئے نصرت جہاں سکیم جاری فرمائی ہے جس کا ماٹو ہے آگے بڑھو۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کرنے والوں کو ہر وقت اسے پیش نظر رکھنا چاہیئے اور ہمیں آگے سے بھی آگے بڑھنا چاہیئے۔ جن بہنوں اور بھائیوں نے اپنے وعدہ کا ساٹھ فیصد ابھی ادا نہیں کیا ان سے التماس ہے کہ وہ اب بلا تاخیر ادائیگی کر دیں۔ اور جو ساٹھ فیصد ادائیگی فرما چکے ہیں وہ اور آگے بڑھیں اور اسی فیصدی ادائیگی کر دیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر، ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۵۱ ھش

مشکلات کے دوران مسلمانوں کے بعض فرائض

متعدد گزشتہ اداریہ مقالوں میں ہم قرآن مجید کی آیات اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے تفسیری ارشادات کی روشنی میں یہ امر کسی قدر تفصیل کے ساتھ واضح کر چکے ہیں کہ ابتلاؤں میں کامیاب ہونے کی غرض سے نصرتِ الٰہی کا مورد بننے اور نتیجۃً فتح اور غلبہ سے ہمکنار ہونے کے لئے مسلمانوں کا بعض اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ اس ضمن میں ہم نے اب تک صبر، مصابرت، مرابطت، استغفار، توبہ، حقیقی ایمان باللہ، توکل علی اللہ، احکامِ الٰہی کی اطاعت، ذکرِ الٰہی، عبادت اور تقویٰ اللہ کی اہمیت پر روشنی ڈال کر یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ ہم اہلِ پاکستان انتہائی شدید نوعیت کے ابتلاء میں سے گزر رہے ہیں ہمارا خیر اُمت کے افراد ہونے کی حیثیت میں ان سب اوصاف سے متصف ہونا ازبس ضروری ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان سب اوصاف کا مختلف پیرایہ میں بار بار ذکر فرمایا ہے آج ہم ذیل میں بعض اور اوصاف کا ذکر کرتے ہیں جو ایمان باللہ، توکل علی اللہ، احکامِ الٰہی کی اطاعت نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے بعض عملی تقاضوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

قبل اس کے کہ ہم حقوق اللہ کے ان عملی تقاضوں پر روشنی ڈالیں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ جب مسلمانوں کو کسی عظیم الشان بشارت سے نوازتا ہے تو اس بشارت کا مورد بننے کیلئے ان پر اتنی ہی عظیم ذمہ داریاں بھی عائد کرتا ہے اور اُس عظیم الشان بشارت کا پورا ہونا اُن ذمہ داریوں کی کما حقہ، ادائیگی پر ہی موقوف ہوتا ہے۔ جب مسلمان وہ ذمہ داریاں ادا کر دکھاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنی بشارت کو پورا کر کے انہیں حسبِ وعدہ فائز المرام کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا عنقریب تیرا رب تجھے مقامِ محمود یعنی حمد والے مقام پر کھڑا کرنے والا ہے جیسا کہ فرمایا عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۸۰) لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت بعد میں دی اس سے پہلے اُن ذمہ داریوں کا ذکر فرمایا جن کی کما حقہ، ادائیگی پر اس بشارت کا پورا ہونا موقوف تھا۔ چنانچہ فرمایا:-

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا ۝ وَ مِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝ (بنی اسرائیل آیات ۷۹، ۸۰)

یعنی تُو سورج کے ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے کے وقت تک کی مختلف گھڑیوں میں نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت قرآن کے پڑھنے کو بھی لازم سمجھ۔ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ کے حضور میں ایک مقبول عمل ہے۔ اور رات کو بھی تُو قرآن کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔ اسی طرح پر بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔

ان آیات میں بظاہر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے پانچوں نمازیں خاص تعہد کے ساتھ ادا کرنے، قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر عبادت کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور اس کے نتیجہ میں مقامِ محمود عطا ہونے کی عظیم الشان بشارت دی گئی ہے لیکن اس میں آنحضور کی وساطت سے آنحضورؐ کی اُمت کے افراد بھی مخاطب ہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ان سب امور پر کما حقہ تعہد اور شغف و انہماک کے ساتھ شروع ہی سے عمل پیرا اور عبودیت کاملہ کے انتہائی اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اس پر (یہ کہہ کر کہ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝) مُہرِ تصدیق ثبت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بشارت کے بموجب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مقامِ محمود عطا کیا اور آنحضورؐ کا یہ رفیع الشان مقام ایک دنیا پر آشکار ہوا تاہم ساتھ ہی اس میں آنحضورؐ کی اُمت کو بھی یہ بشارت دی گئی تھی کہ جب بھی ان کے لئے خطرات پیدا ہوں اور زلزلۂ شدید کے رنگ میں انہیں ابتلاؤں سے دوچار ہونا پڑے تو اگر وہ نمازوں کو خاص تعہد اور شغف و انہماک سے ادا کریں گے، قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑیں گے اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نمازِ تہجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور طلبِ نصرت کے لئے گڑگڑائیں گے تو خدا تعالیٰ ان خطرات کو دُور کر کے انہیں اپنے دشمنوں کے بالمقابل سربلندی و سرفرازی عطا کرے گا۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ سورۃ بنی اسرائیل کی مذکورہ بالا آیات میں مسلمانوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کر کے انہیں اس تعلق میں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، فرماتے ہیں:-

"ان آیات میں مسلمانوں کو آنے والی خطرناک مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ ایک طرف ہجرت کے بعد ان قوموں سے مقابلہ ہونیوالا تھا جو ظاہر میں عبادت گزار تھیں اور مسلمانوں کی سستی انہیں اعتراض کا موقع دے سکتی تھی۔ دوسری طرف مسلمانوں کو جلد فتوحات ملنے والی تھیں جس سے عبادات میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس دونوں امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو ہوشیار کیا کہ دشمن کے طعن کا نشانہ اسلام کو نہ بنانا اور نہ سست ہو کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کھو دینا"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۸۶۹)

آجکل جبکہ قومی اور ملکی سطح پر ہم خطرناک مشکلات سے دوچار ہیں اور خود بحیثیت قوم ہمارا وجود ہی خطرہ میں پڑا ہوا ہے ہمارا اوّلین فرض ہے کہ ہم ایمان باللہ کے عملی تقاضوں یعنی نمازوں کی پورے خشوع و خضوع اور خاص تعہد کے ساتھ بالالتزام ادائیگی، تلاوتِ قرآن کریم اور نماز تہجد کے دوران اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و زاری کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی نصرت طلب کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب ہمارے قومی اور ملکی عزت و وقار کو پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ بحال کر دکھائے گا اور ہمیں وہ سب کچھ عطا کر دے گا جس کے ظلم کی راہ سے چھن جانے کے باعث آج ہر پاکستانی کا دل مجروح اور رُوح بے چین ہے۔ حق یہ ہے کہ اپنے ان فرائض میں غفلت اور سستی کی وجہ سے ہی ہمیں موجودہ تکلیف دِہ صُورتِ حال سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

شمعِ راہ

فضائے شب میں دلِ زار کی پکار بھی ہم
مگر نویدِ عطا ہائے کردگار بھی ہم
ہمیں سے عظمتِ تابانیٔ حیات۔ مگر
ستم رسیدۂ افکارِ روزگار بھی ہم
ہمیں سے لالہ و گل پر فروغِ رنگ و نمود!
مگر ریاضِ گل و بو میں خاکسار بھی ہم
ہمیں قتیلِ ستم ہائے بادِ دورِ خزاں۔
مگر چمن پہ اُمڈتی ہوئی بہار بھی ہم
ہمارے دم سے اُمیدِ فراخیٔ حالات۔
اگرچہ تلخیٔ حالات کا شکار بھی ہم
ہیں مثلِ خاکِ فرومایہ تیرے در پہ اسیر
اگرچہ دیدہ و دل کے ہیں تاجدار بھی ہم
غُبارِ راہ سہی۔ وقت خود بتائیگا....!
کہ راہِ دوست میں تھے شمعِ رہگذار بھی ہم

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

68

مجلس خدام الاحمدیہ کے ۲۹ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

پاکستان کی سالمیت اور اس کی حفاظت کیلئے ہماری طاقتوں کا آخری جزو خرچ ہونا چاہیئے

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر خدام سے مورخہ ۱۰ اخاء ۱۳۵۰ہش (۱۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو جو اختتامی خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے

(۱)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

بڑی مجالس کی تنظیم نو کی ضرورت

بعض باتیں تو میں تنظیمی کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیں یہ احساس تھا اور انصار اللہ کے تجربہ سے یہ یقین ہوگیا کہ شہروں میں جہاں بڑی جماعتیں ہیں مثلاً کراچی یا لاہور یا اور بڑی جماعتیں ہیں وہاں کے قائد خدام الاحمدیہ ساری جماعت کے خدام کو صحیح طور پر منظم کر کے ان کی استعداد کے مطابق کام لینے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ ہم نے انصار اللہ پر تجربہ کیا۔ مجلس انصار اللہ کراچی کو تقسیم کر کے کئی مجالس میں بانٹ دیا۔ جس کا ایک ظاہر اور مادی نتیجہ جو ٹھوس شکل میں ہمارے سامنے آیا، وہ یہ تھا کہ انصار اللہ کراچی کا چندہ ایک مجلس کی حیثیت میں جتنا تھا، بٹنے کے بعد اس سے تین گنا زیادہ ہوگیا۔

خدام الاحمدیہ کے متعلق بھی یہ تاثر پیدا ہوا کہ ایک نوجوان شخص کو تنظیم کے بارے میں بہرحال اتنا تجربہ نہیں جتنا پرانے احمدیوں کا ہے کہ جماعت کو اکٹھا کر کے، اُن میں بشاشت پیدا کر کے اُن کی قیادت کریں۔ وہ خود آگے بڑھیں اور جماعت سے کہیں کہ میرے پیچھے آؤ۔ اس لحاظ سے قائد کو ایسا تجربہ نہیں ہوتا اس واسطے نتیجہ اتنا اچھا نہیں نکلتا جتنا نکلنا چاہیئے تھا۔

کراچی میں چند کمزور ایمان والوں کا ایک ٹولہ ہے۔ انہوں نے [illegible] (مجنون) کر کے آگے آنے کی کوشش کی چنانچہ وہ ٹولہ آگیا اُن کے متعلق باتیں پہنچیں۔ یہ ایک وجہ بن گئی فوری توجہ کرنے کی، ویسے اصل وجہ یہ ہے کہ ہم نے سوچا بھی یہی اور تجربے سے بھی یہی ثابت ہوا کہ اس قسم کے بڑے شہروں کی مجالس خدام الاحمدیہ ایک نہیں بلکہ ایک سے زائد ہونی چاہئیں۔ چنانچہ میں نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ سے کہا تھا کہ مشورہ کے بعد قیادت کراچی کو مختلف قیادتوں میں بانٹ دیں۔ ان کی یہ رپورٹ میرے سامنے ہے جس کی میں نے منظوری دیدی ہے

کراچی میں پانچ قیادتیں

کراچی میں ایک قیادت کی بجائے پانچ قیادتیں ہونگی

(۱) عزیز آباد کی قیادت جس میں عزیز آباد، دستگیر کالونی النور اور النصرت کے علاقے شامل ہونگے

(۲) ناظم آباد کی قیادت جس میں ناظم آباد شمالی، ناظم آباد وسطی، ناظم آباد جنوبی اسکیم نو اور لی مارکیٹ کے حلقے شامل ہوں گے۔

(۳) کراچی صدر کی قیادت جس میں کیماڑی۔ منوڑہ۔ رام سوامی۔ جیکب لائنز ایبے سینیا لائنز، محمود آباد اور کورنگی کریک شامل ہوں گے۔

(۴) حلقہ سوسائٹی کی قیادت جس میں ہوسنگ سوسائٹی۔ محمد علی سوسائٹی یونیورسٹی کے حلقے شامل ہوں گے۔

(۵) مارٹن روڈ کی قیادت جس میں مارٹن روڈ اور لیاقت آباد شامل ہوں گے۔

اس کے مطابق پندرہ دن کے اندر انتخاب ہو جانا چاہیئے اور تین ہفتہ کے اندر اندر ان کی منظوری مل جانی چاہیئے تاکہ تقسیم ہونے کے بعد یہ پانچوں حلقے اپنا اپنا کام شروع کر دیں۔

لاہور میں چھ قیادتیں

اسی طرح لاہور کی قیادت کو بھی چھ قیادتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) حلقہ دارالذکر کی قیادت جس میں دارالذکر، مصطفیٰ آباد۔ چھاؤنی۔ بھمن نگر انجینئرنگ یونیورسٹی۔ سلطان پورہ اور مزنگ شامل ہیں۔

(۲) ماڈل ٹاؤن کی اپنی مستقل قیادت ہے جس میں ماڈل ٹاؤن۔ وحدت کالونی دھان پورہ۔ احمدیہ ہوسٹل۔ نیو کیمپس۔ قائد اعظم کالونی، گلبرگ اور والٹن شامل ہیں۔

(۳) دہلی دروازہ جس میں دہلی دروازہ مصری شاہ۔ بھاٹی گیٹ۔ رتن باغ۔ نیلا گنبد قلعہ گوجر سنگھ۔ پرانی انارکلی اور چاہ میراں شامل ہیں۔

(۴) اسلامیہ پارک جس میں کرشن نگر۔ سنت نگر۔ راج گڑھ۔ اسلامیہ پارک سمن آباد۔ مسلم کالونی اور شیزان فیکٹری شامل ہیں۔

(۵) مغلپورہ جس میں مغلپورہ، باغبانپورہ اور شالامار ٹاؤن شامل ہیں

(۶) شاہدرہ جس میں شاہدرہ ٹاؤن اور شاہدرہ فیکٹری ایریا شامل ہیں۔ شاہدرہ ٹاؤن مستقل قیادت ہوگی اور شاہدرہ فیکٹری ایریا بھی مستقل قیادت ہوگی جس طرح کہ پہلے بھی یہ ہوتا چلا آیا۔

راولپنڈی میں دو قیادتیں

راولپنڈی کو دو حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وہاں اب دو قیادتیں ہوں گی ایک میں سیٹلائٹ ٹاؤن شرقی۔ اصغر مال شرقی اور غربی، مسجد شمالی مسجد جنوبی، سید پوری۔ سیٹلائٹ ٹاؤن غربی اور عیدگاہ اور دوسری میں حلقہ مثل آباد۔ اردو منزل۔ صدر۔ گوالمنڈی احمد کرشل۔ چک لالہ اور ڈھوک رتہ شامل ہوں گے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے پندرہ دن کے اندر انتخاب اور تین ہفتے کے اندر منظوریاں ہو جانی چاہئیں تاکہ فوری طور پر یہ قیادتیں اس نئی شکل میں کام شروع کر دیں۔

پاکستان کی حفاظت کیلئے قربانیوں کا وقت

آپ نے پڑھا ہوگا، چند دن ہوئے ہماری حکومت نے اعلان کیا کہ ہمارا ملک اس وقت ایک نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ اسلئے عوام کو چاہیئے، پاکستانی شہریوں کو چاہیئے کہ وہ ایسی باتوں سے اجتناب کریں۔ جن کے نتیجہ میں دلوں میں گھبراہٹ پیدا ہوتی ہو یا مایوسی پیدا ہوتی ہو یا بددلی پیدا ہوتی ہو یا ایسی افواہیں جن سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا ہے کیونکہ ہر ملک میں دوسرے ملک کی جاسوسی کا ہو رہا ہے

بہر حال حکومت نے قوم کو اپنے اعتماد میں لے کر ان سے کہا تھا کہ ہر اس قول اور ہر اس فعل سے بچیں جس کے نتیجہ میں پاکستان میں کمزوری پیدا ہو اور دشمن کے لئے وہ خوشی کا موجب بن جائے یا وہ بات اُن کے منصوبوں میں مدد دینے والی ہو۔

مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو جو باتیں معلوم ہوئی ہیں وہ ہمیں تو معلوم نہیں۔ جس حد تک مناسب سمجھا اور مصلحت سمجھی اس کے مطابق انہوں نے اصولی طور پر قوم کو متوجہ کر دیا ہے

اس سلسلہ میں میں جماعت احمدیہ کو عموماً اور اپنے عزیز نوجوان بچوں اور بچیوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تمہاری ماں یعنی مادرِ وطن آج تمہیں بلا رہی ہے اور وہ تم سے قربانی چاہتی ہے۔ پاکستان کی سالمیت اور اس کی حفاظت کے لئے ہماری طاقتوں کا آخری جزو خرچ ہو جانا چاہیئے۔ ہمارے ذہن ہر قربانی کے لئے تیار رہنے چاہئیں اور ہمارا عمل ہمارے ذہنی فیصلوں کی ہر وقت تائید کرنے والا ہونا چاہیئے

اللہ تعالیٰ بڑے فضل کرنے والا ہے پچھلے دنوں غالباً مشرقی پاکستان ہی میں ہماری ایک احمدی بہن نے خواب دیکھی اور مجھے بھی لکھی۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں اور میں نے (یعنی اس بنگالی بہن نے) کہا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ہمارے درمیان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ جماعت کی دعائیں قبول فرمائیں خدا تعالیٰ نے پاکستان کو فتح دی اور ہندوستان اپنے بدمنصوبوں میں ناکام ہوا۔ اب پھر جنگ کے آثار ہیں۔ اب کیا ہوگا۔ مطلب یہ تھا کہ آپ تو وصال کر گئے۔ آپ نے بڑے جوش میں آ کر کہا کہ ہندوستان کی حکومت پاکستان کی ایک چپہ زمین بھی نہیں لے سکتی (نعرہ ہائے تکبیر) خواب تعبیر طلب ہوتی ہے خدا جانے کس شکل میں پوری ہو۔ یہ تو ایک بشارت ہے اور جتنی بڑی بشارت ہوتی ہے وہ اتنی ہی بڑی ذمہ داری انسان پر ڈالتی ہے۔ اسی لئے میری توجہ اس طرف پھری کہ میں آپ کو یہ کہوں کہ اگر مادرِ وطن ہم سے قربانی مانگتی تو خدا کرے کہ سارے پاکستانی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے ملک کی حفاظت کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائیں لیکن جو احمدی ہے اس نے بہرحال کسی سے پیچھے نہیں رہنا صرف یہی نہیں کہ نسبتاً پیچھے نہیں رہنا بلکہ دوسروں کی طرف دیکھے بغیر قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ انشاء اللہ

(باقی)

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید۔ کراچی)

مسجد نبوی میں نمازوں کے ادا کرنے کی فضیلت کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

صَلوٰۃٌ فِی مَسْجِدِیْ ھٰذَا
اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلوٰۃٍ
فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ
اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ وَ
صَلوٰۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اَفْضَلُ مِنْ مِائَۃِ صَلوٰۃٍ
فِیْ مَسْجِدِیْ۔

میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں کے پڑھنے سے افضل ہے۔ سوائے مسجد حرام کے کہ وہاں نماز پڑھنا میری مسجد میں سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

تہجد کے لئے ۳ بجے صبح حرم پاک کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رات کو ۱۰ بجے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

چاروں میناروں پر حرم شریف کے اندر اور بیرونی دیواروں پر جگہ جگہ عمدہ قسم کے لاؤڈ اسپیکر لگے ہوتے ہیں موذن کی دلکش آواز اللہ اکبر۔ اللہ اکبر بلند ہوتی ہے لیکن معاً ہی ایک دوسری آواز دوسرے مینار سے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہتی ہوئی بلند ہوتی ہے اور اسی طرح دو موذن اذان کے الفاظ کہتے جاتے ہیں یعنی ہر نماز کے لئے دو اذانیں ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ مغرب کی نماز کے لئے اذان کے چند منٹ بعد ہی تکبیر کی صدا بلند ہوتی ہے۔ لیکن دوسری نمازوں کے لئے اذان کے بعد تکبیر تک ۱۵ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔ امام حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے محراب میں کھڑا ہوتا ہے اور ۲ یا ۳ مکبر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر سے ذرا پیچھے ایک اونچے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوتے ہیں اور امام کی اقتداء میں تکبیریں کہے جاتے ہیں امام کی آواز اور مکبر کی تکبیریں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ میناروں سے اور حرم نبوی کے ہر در و دیوار سے بلند ہوتی ہیں۔

حج کے دنوں میں تو اس حرم پاک میں تنکا دھرنے کی جگہ نہیں ملتی۔ شاید ایک لاکھ یا اس سے زائد محبان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں پڑھتے ہیں۔ دروازوں پر جوتیوں کی جگہوں پر فٹ پاتھ پر بلکہ بازاروں میں بھی لوگ بارگاہ رب العزت میں سجدہ ریز نظر آتے ہیں۔ دوپہر کو اور عصر کے وقت بھی چلچلاتی دھوپ میں بہت سے لوگ یہاں نمازیں ادا کرتے ہیں جن میں مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی۔

جمعہ کے روز عازمین حج مدینہ منورہ کی تمام آبادی اور مضافات کے تمام لوگ جمعہ کی نماز میں شامل تھے اور حرم پاک مسلم کے باہر تینوں طرف تمام فٹ پاتھ سڑکیں اور زمین کا چپہ چپہ نمازیوں سے پُر ہوتا ہے ان سب کی تعداد ایک لاکھ سے اوپر ہوتی ہے۔ جب نماز کے بعد لوگ حرم پاک سے باہر نکلتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک طوفان امنڈ آیا ہے۔ انسانوں کے اس سیلاب میں گھرے لگا لے، مرد، عورتیں بڑے چھوٹے عجیب عجیب لباسوں میں ملبوس چاروں طرف کو بکھرتے جاتے ہیں۔ ایک شور محشر بپا ہوتا ہے لیکن حرم پاک کی عزت ہر دل میں گھر کئے ہوتی ہے اور سب آرام و سکون سے اپنے اپنے مسکن کی طرف خراماں خراماں چلے جاتے ہیں۔ کوئی لڑائی نہیں۔ کوئی جھگڑا نہیں۔ کوئی فساد نہیں اور کوئی گالی گلوچ نہیں۔ ہر شخص یاد خدا میں محو، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا اپنے گناہوں کی معافی مانگتا۔ آئندہ نیک رہنے کا اقرار کرتا۔ گلی کوچوں بازاروں سے گذرتا جاتا ہے یہ محض خدا تعالیٰ کے پاک محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور عزت کے خیال سے ہوتا ہے اور ہر پاکیزہ دل سے یہی صدا بلند ہوتی ہے۔

محمد عربی کی ہو آل میں برکت
ہو اسکے حسن میں برکت جمال میں برکت
(خلیفۃ المسیح الثانی)

اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہر ذی روح بارگاہ رب العزت میں اپنا یہ عریضہ پیش کرتی ہے۔

روئیں روئیں میں بس جائے عشق خالق حق
ظہور حسن سے کرے بال بال میں برکت
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمدؐ

حرم پاک کے میناروں پر سرِ شام ہی روشنیاں جلا دی جاتی ہیں جو کہ حرم پاک کے بند ہونے تک جلتی رہتی ہیں اور تہجد کے وقت پھر روشن کر دی جاتی ہیں۔ اسی طرح حرم پاک کے اندر قسم قسم کی روشنیاں دلکش منظر پیش کرتی ہیں۔ تمام حرم پاک بقعہ نور بنا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کیا جائے تو اس زمانہ میں شاید چند ٹمٹماتے چراغ یہاں جلتے ہوئے نظر آتے ہوں گے ہاں البتہ شمع جلال حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اس وقت ضرور ضوفشاں ہوگا جو پھر کبھی بھی اور کسی زمانہ میں بھی نظر نہیں آ سکتا۔ البتہ دنیوی نور ہر روز ترقی پذیر ہے۔ اور حضور صلعم کے مزار مبارک اور مسجد پاک پر اس قدر روشنی ہے کہ ایک ایک تنکا بھی نظر آتا ہے۔

حرم پاک کے اندر بہت سی الماریاں ہیں اور روشنوں پر ہزاروں کی تعداد میں مختلف ممالک کے طبع شدہ قرآن مجید رکھے ہیں اور ہزاروں زائرین ان پاک کتابوں کی وہاں ہی بیٹھ کر تلاوت کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد میں اصحاب صفہ کے نزدیکی پلیٹ فارم پر اور ریاض الجنۃ میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ دیگر متعدد جگہوں پر بھی مختلف رنگوں کے اور مختلف نسلوں کے لوگ کلام اللہ پاک کی تلاوت کرتے آتے ہیں۔

حرم پاک کے اندر خاکی وردیوں میں ملبوس پولیس کے سپاہی اور سفید لباس میں ملبوس سیاہ رنگ کے لمبے چوڑے حبشی بطور محافظ حرم شریف میں نظر آتے ہیں۔ مزار مبارک کے ارد گرد سپاہیوں کی ڈیوٹی ہوتی ہے جو تمام لوگوں کو اور بالخصوص عورتوں کو جو حرم پاک کے ہر سُو عقیدت کو اپنی والہانہ عقیدت کے جذبہ سے بوسہ دینا چاہتی ہیں روکتے ہیں اور ہجوم کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ حرم پاک کے داہنی حصوں میں مردوں کی صفیں ہوتی ہیں اور بائیں طرف عورتیں ہوتی ہیں ان کی ترتیب قائم رکھنے میں بھی پولیس امداد دیتی ہے۔ البتہ حبشی لوگ امن و امان قائم رکھنے اور صفائی کے کام پر متعین ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ سیاہ فام خدام یہاں پر ترکوں کی حکومت کے زمانہ سے آج تک نسلاً بعد نسلٍ محافظ کے طور پر خدمت انجام دیتے ہیں۔

حرم پاک میں ہزاروں کی تعداد میں کبوتر پناہ گزین ہیں۔ دن ہو یا رات منڈیروں گنبدوں اور صحن میں یہ ہزاروں خوبصورت پرندے نہایت امن و سکون کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔ مسجد نبوی کے دو صحن ہیں اور دونوں میں کثیر حصہ کچا ہے۔ یعنی پختہ تعمیر نہیں۔ ان دونوں صحنوں میں ہزاروں من گندم اور جوار بجری کے ساتھ ملی پڑی ہے۔ یہ غذا ان پرندوں کو حکومت کی طرف سے بھی مہیا کی جاتی ہے۔ اور زائرین بھی محبت کے اظہار کے طور پر دانہ خرید کر ان کو ڈال دیتے ہیں۔ جس سے مسجد کے صحن بھرے رہتے ہیں۔ حج کے دنوں میں یہ خوراک اس قدر زیادہ جمع ہو جاتی ہے کہ یہ غالباً سارے سال کے لئے کافی ہوتی ہوگی۔

حرم پاک کے اندر سینکڑوں آدمی کندھے پر ایک لمبی زرد رنگ کی مٹی کی صراحی اٹھائے ہاتھ میں دو تین کٹوریاں لئے پانی پلاتے نظر آتے ہیں یہ لوگ ہر شخص سے ایک قرش (۱/۴ ریال) وصول کرتے ہیں اور متمول اشخاص سے ساری صراحی کی قیمت ایک ریال لے کر لوگوں کو پلا دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان ایام میں یہ لوگ تقریباً ۵۰ ریال یومیہ تک بھی کما لیتے ہیں۔

مکہ شریف میں بھی اسی قسم کی صراحیوں میں آب زمزم پلانے والے بکثرت ہوتے ہیں اور ایسے ہی بیت اللہ شریف کے کچھ حصوں میں بھی کبوتر اسی طرح مفت پرورش پاتے ہیں جیسے مدینہ منورہ میں۔

حرم پاک کے شمال، مشرق اور مغرب تینوں اطراف میں عمدہ عمارات تعمیر ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں ان عمارات میں دکانیں اور ہوٹل وغیرہ ہیں۔ دکانیں سامان سے بھری پڑی ہیں اس کے علاوہ فٹ پاتھ پر میوہ فروش، سبزی فروش، زنانہ مردانہ ہر قسم کا سامان، کھلونے تسبیح، رومال اور قالین وغیرہ بیچنے والے بکثرت اپنا کاروبار کرتے ہیں، ادویہ فروش بھی کافی تعداد میں ہوتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کی قبولیت مکہ اور مدینہ میں اشیاء کی فراوانی سے عیاں ہے جو کہ آپ نے مولیٰ کریم کی بارگاہ میں عرض کی تھی کہ وَارْزُقْ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ۔ (البقرہ ۱۲۷ ع ۱۵) کہ اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور آنے والے دن پر ایمان لائیں ان کو ہر قسم کے پھل عطا فرما۔ (تفسیر صغیر ۳۵)

حرم پاک کے شمال مشرق اور مغرب تینوں طرف فٹ پاتھ ہے لیکن جنوب کی طرف باہر اصحاب عشرہ مبشرہ کی رہائش والی جگہ کے بعد سڑک ہے اور سڑک کے پار سرکاری عمارات بن رہی ہیں۔ ایک غالباً دار الافتاء ہے اور دوسری طرف کچھ اور دفتر وغیرہ بنیں گے ایک طرف کونے میں گنبد نما مکان ہے جو کہ حضرت امام حسنؓ کا تھا اور وہاں لائبریری قائم ہے۔

شمال کی طرف جو فٹ پاتھ ہے اس کے ساتھ بہت بڑی سڑک ہے اس سڑک پر بڑے بڑے ٹرک، بسیں، عمدہ اور نئے ماڈل کی کاریں ہر وقت کھڑی رہتی ہیں۔ یہ چیزیں خوش آئند زمانہ کی ابتداء ہیں اور جب عیسائی قومیں اسلام قبول کریں گی تو پھر حرمین شریفین کی شان و شوکت دیکھنے کے قابل ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۱ ۱۲/۷۱ تا ۱۵ ۱/۷۲

۱	ممتاز بیگم صاحبہ معرفت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۳۰	روپے
۲	بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۵	″
۳	بیگم نعمان صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۱۲	″
۴	ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۱۰	″
۵	ڈاکٹر احسان علی صاحب حال ربوہ	۲۰	″
۶	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۲۰	″
۷	راجہ محمد نواز صاحب	۵۰	″
۸	عبداللطیف صاحب و عبدالکریم صاحب صراف شاہ کوٹ	۲۵	″
۹	زاہدہ سعد صاحبہ انگلش سکول تربیلا ڈیم	۱۰۰	″
۱۰	سعیدہ رضیہ سمیع صاحبہ میکلیگن روڈ لاہور	۱۰	″
۱۱	بیگم ام البشیر صاحب معرفت میجر جنرل نذیر احمد صاحب اسلام آباد	۸۰	″
۱۲	قدسیہ اعجاز صاحبہ گکھڑ منڈی	۱۰	″
۱۳	ڈاکٹر جمال آرا خانم صاحبہ لطیف آباد حیدر آباد	۴۴-۷۸	″
۱۴	محمد شریف صاحب ڈھمیال روڈ راولپنڈی	۱۰	″
۱۵	اہلیہ صاحبہ چوہدری احمد دین صاحب کھیوا باجوہ	۱۰	″
۱۶	فرخندہ اختر صاحبہ سیکرٹری لجنہ حیدر آباد۔	۸۰	″
۱۷	امۃ الحفیظ صاحبہ مرزا ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۲۵	″
۱۸	بیگم محمود احمد ناصر صاحب راولپنڈی	۱۵	″
۱۹	بیگم عبدالوہاب خان صاحب کوئین روڈ۔ لاہور۔	۱۰	″
۲۰	ریحانہ ماجدہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن - لاہور	۳۰	″
۲۱	بیگم شیخ ارشد علی صاحب مرحوم راولپنڈی	۱۰	″
۲۲	ذاکر محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حویلی مجوکہ	۸۰	″
۲۳	فاطمہ بیگم صاحبہ دارالرحمت احمد مراد روڈ ساہیوال	۱۰	″
۲۴	قانتہ صالحہ صاحبہ دارالرحمت ربوہ	۱۰	″
۲۵	مس لطیفہ نجمہ صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۱۵	″
۲۶	مبارک احمد صاحب ہاشمی	۵۰	″
۲۷	نذیر احمد صاحب چک ۱۴۵/ ۸-۱۵/ ضلع ملتان	۲۵	″
۲۸	ٹھیکیدار عبداللطیف صاحب کھٹہ ربوہ	۳۰	″
۲۹	سید محمد داؤد صاحب پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ سوئی گیس فیلڈ	۱۰۰	″
۳۰	حمید احمد صاحب ظفر واپڈا ہاؤس لاہور	۳۰	″
۳۱	مسز مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ چھاؤنی	۱۰	″
۳۲	مسز رفعت مجید صاحبہ لائل پور	۱۰	″
۳۳	عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ سرائے نورنگ	۱۰	″
۳۴	محمودہ سلطانہ صاحبہ معرفت شیخ عبدالقدیر صاحب لائل پور	۵۰	″
۳۵	ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۲۵	″
۳۶	ڈاکٹر امجد محمود خان صاحب کیمپ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۵۰	″
۳۷	بیگم صاحبہ لطیف ونگ کمانڈر [illegible]	۲۵	″
۳۸	چوہدری نبی احمد صاحب کراچی	۵۰	″
۳۹	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ٹیکسلا	۲۲-۵۰	″
۴۰	امۃ الحفیظ صاحبہ فضل آباد سرگودہا	۲۰	″
۴۱	محمد شریف صاحب سیکرٹری مال کوٹھیوالہ چاہ کرم سنگھ والا ملتان	۳۰	″
۴۲	بیگم ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال ضلع جہلم	۲۰	″
۴۳	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ حیدر آباد	۲۵	″
۴۴	امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ مرزا بشیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰	″
۴۵	ثناء اللہ صاحب دہلی گیٹ لاہور	۲۰۰	″

(باقی)

ضروری اعلان برائے رپورٹ سالانہ

لجنات اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہو چکی ہے تمام لجنات کو جن کے آرڈر آگئے ہیں بھجوائی جا رہی ہے۔ قیمت ۱.۵۰ روپے ہے جن لجنات نے ابھی تک اطلاع نہیں دی وہ فوراً مطلع کریں کتنی کاپیاں چاہئیں اور وی پی بھجوائی جائیں یا وہ پیشگی رقم منی آرڈر سے بھجوائیں گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اراکین انصار اللہ کا امتحان

گزشتہ سال کی سہ ماہی چہارم کا امتحان ماہ فتح/دسمبر میں ہونا تھا جو بوجہ ہنگامی حالات ملتوی کر دیا گیا تھا اب امتحان کی نئی تاریخ ۳۰ صلح/جنوری مقرر کی گئی ہے۔ مجالس کو امتحان کے پرچے بھجوائے جا چکے ہیں۔ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ۳۰ جنوری کو زیادہ سے زیادہ انصار سے امتحان لے کر پرچے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

ہمارے چچا مکرم شیخ معراج الدین صاحب مرحوم پنساری بازار کبیر گوجرانوالہ (جو کہ موصی تھے) ۱۶ جنوری بروز اتوار صرف دو یوم بیمار رہنے کے بعد قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ سلسلہ کی کتب کے ساتھ محبت رکھتے تھے۔ اور بہت دعا گو اور نیک طبیعت تھے۔ سالانہ جلسوں میں قادیان اور ربوہ خاص اہتمام سے جاتے رہے اور مقامی جماعت کے جلسوں میں کوشش سے شرکت کرتے اور نماز با جماعت کے لئے پوری کوشش سے خاص کر فجر کی نماز میں مسجد احمدیہ گوجرانوالہ جاتے اور باوجود گھر سے مسجد کا کافی فاصلہ ہونے کے سردی گرمی میں مسجد پہنچتے رہے۔ اور مربی صاحب کا درس بڑے شوق سے سنتے اور گھر میں دیگر افراد کو بھی تلقین فرماتے۔ چندہ جات باقاعدہ ادا کرتے اور حصہ آمد میں بوقت وفات ۱۸۰/- روپے زائد مرکز میں جمع تھے۔ مرحوم کا جنازہ شام کو گوجرانوالہ سے بذریعہ بس ربوہ لایا گیا۔ اور مورخہ ۱۷ کو بروز پیر قبل از دوپہر ۱۱½ بجے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین۔

(شیخ محمد امین کپورتھلوی)

ولادت

میرے لڑکے عزیزم عبدالماجد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۳۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبدالقادر تجویز فرمایا ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دراز عمر دے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(غلام حسین ٹھیکیدار تعمیر انجمن دارالرحمت شرقی ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد شریف صاحب چائے فروش رحمت بازار ربوہ دیر سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے (خواجہ رحمت کارکن الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ساری طاقتیں اور کل ارادے خدا کی خاطر قربان کر ڈالے

خدا کی رضا اور اسکی فرمانبرداری کیلئے تم بھی اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرو

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ابراہیم علیہ السلام بہت بوڑھے اور ضعیف تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اولاد صالح عنایت کی۔ اسمٰعیل جیسی اولاد عطا کی۔ جب اسمٰعیلؑ جوان ہوئے تو حکم ہوا کہ ان کو قربانی میں دے دو۔ اب ابراہیم علیہ السلام کی قربانی دیکھو۔ اپنی ساری طاقتیں ساری امیدیں اور تمام ارادے قربان کر دیئے۔ ایک طرف حکم ہوا اور معاً بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پھر بیٹا بھی ایسا سعید بیٹا تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بیٹا

اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ

تو وہ بلاچون وچرا فوراً بول اٹھا کہ

اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ

ابا! جلدی کرو۔ ورنہ وہ کہہ سکتے تھے کہ یہ خواب کی بات ہے اس کی تعبیر ہو سکتی ہے مگر نہیں۔ کہا پھر کر ہی لیجئے۔ غرض باپ بیٹے نے فرمانبرداری دکھائی کہ کوئی عزت کوئی آرام کوئی دولت اور کوئی امید باقی نہ رکھی۔ یہ آج ہماری قربانیاں اسی پاک قربانی کا نمونہ ہیں مگر دیکھو کہ اس میں اور ان میں کیا فرق ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم اور اس کے بیٹے کو کیا جزا دی۔ اولاد میں ہزاروں بادشاہ اور انبیاء پیدا کئے۔ وہ زمانہ عطا کیا جس کی انتہا نہیں۔ خلفاء ہوں تو وہ بھی ملت ابراہیمی میں سارے نواب اور خلفاء الٰہی دین کے قیامت تک اسی گھرانے میں ہونے والے ہیں۔

پس اگر قربانی کرتے ہو تو ابراہیمی قربانی کرو۔ زبان سے اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہتے ہو تو روح بھی اس کے ساتھ متفق ہو۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ کہتے ہو تو کر کے بھی دکھلاؤ۔

غرض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کی فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے لئے جو اسلام کا سچا مفہوم اور منشاء ہے کوشش کرو مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہزاروں وسوسے اور دنیا کی ایچا پیچی ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے کل قویٰ اور خواہشوں کو قربان کر ڈالو اور رضاء الٰہی میں لگا دو تو پھر نتیجہ یہ ہوگا اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ (تیرے دشمن ابتر ہوں گے)

انسان کی خوشحالی اس سے بڑھ کر کیا ہو گی کہ خود اس کو راحتیں اور نصرتیں ملیں اور اس کے دشمن تباہ اور ہلاک ہوں" (الحکم [illegible] ۱۹۱۲ء)

اشاعتِ انوار قرآنی

ہر موصی کا فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

موصی احباب یہ فریضہ وقف عارضی میں شامل ہو کر بخوبی ادا کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

مغل پورہ لاہور میں نماز عید الاضحی

مغل پورہ میں عید الاضحی کی نماز ٹھیک نو بجے کھڑی ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ مغل پورہ اور گرد ونواح کے احباب نوٹ فرما لیں۔

مردوں کے لئے نماز کی جگہ حسب سابق ہو گی۔

مستورات کے لئے نماز عید کا انتظام مسجد احمدیہ بن بازار مغل پورہ میں ہو گا۔ (صدر حلقہ مغلپورہ)

اعلانِ ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بہنوئی مکرم چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب آف کراچی کو ۱۳ جنوری ۱۹۷۲ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کا پوتا محترم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر حلقہ چھاؤنی ملتان کا نواسہ اور صدر پاکستان کے اعلیٰ سائنسی مشیر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا بھتیجا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(نعیم احمد۔ فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

انقرہ ۲۵ جنوری۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کل رات اس عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے جو آپ کے اعزاز میں حکومت ترکی کی طرف سے دیا گیا تھا کہا کہ پاکستان عالمی امن اور مختلف ممالک کے ساتھ دوستی کے رشتہ کو استوار کرنے کے لئے نئے سرے سے اپنی تعمیر کی ابتداء کر رہا ہے آپ نے کہا ہمیں گزشتہ دنوں انتہائی تکلیف دہ ڈرامائی تجربوں میں سے گزرنا پڑا ہے۔ اور ایک ایسی شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے جس کی ذمہ داری ہماری بہادر فوج پر قطعاً عائد نہیں ہوتی ہم ایک سازش کا شکار ہوئے ہیں جس کے برے نتائج کو کامیابی سے بدلنے کا ہم تہیہ کر چکے ہیں۔

صدر پاکستان کے ساتھ ترکی کے صدر سنائی کی گفت وشنید دو مرحلوں میں انتہائی دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ فریقین نے ایک دوسرے کے نقطۂ نگاہ کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ گفتگو میں برصغیر کے حالات کے علاوہ مشرق وسطیٰ کی موجودہ حالت اور دیگر بین الاقوامی مسائل پر بھی غور کیا گیا۔ بعد میں صدر بھٹو نے ترکوں کے ہمرہنما عصمت انونو سے بھی ملاقات کی۔

انقرہ ۲۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر بھٹو ۲۸ جنوری کو پاکستان واپس آنے سے پہلے مراکش۔ تیونس۔ لیبیا شام اور اردن کا بھی مختصر دورہ کریں گے اور گزشتہ جنگ میں ان ممالک کی طرف سے پاکستان کی حمایت کرنے پر ان کا شکریہ ادا کریں گے۔ بعد میں صدر بعض دیگر عرب ممالک کا بھی دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ڈھاکہ ۲۵ جنوری۔ نام نہاد بنگلہ دیش کی حکومت نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے تحت حکومت مشرقی پاکستان کی گزشتہ ملازمت کی بناء پر کسی شخص کو موجودہ حکومت میں ملازم ہونے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

راولپنڈی ۲۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت روس نے پاکستان کے نائب صدر جناب نور الامین کو ماسکو آنے کی دعوت دی ہے۔ امید ہے کہ بیرونی ممالک سے صدر بھٹو کی واپسی کے بعد نور الامین کے دورۂ روس کی قطعی تاریخ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

راولپنڈی ۲۵ جنوری۔ ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے سربراہ متعینہ پاکستان نے امید ظاہر کی ہے کہ جلد ہی بھارت اور پاکستان کے درمیان زخمی جنگی قیدیوں کا تبادلہ عمل میں آئے گا۔ آپ نے کہا پاکستانی جنگی قیدیوں کے ساتھ اطمینان بخش سلوک کیا جا رہا ہے اس لئے ان کے لواحقین کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ تین مہینوں سے بعارضہ خرابی جگر کنڑی (سندھ) میں بیمار ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ مکمل صحت یابی اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

(حیدر علی ظفر شاہد۔ ۸۔ حرم سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

خریداران الفضل کیلئے ضروری اعلان

مورخہ ۲۷/۱/۷۲ کے بعد اگر کسی خریدار کو بذریعہ ایجنٹ الفضل کا پرچہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے ایجنٹ صاحب نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا یا بقایا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی سے متعلق کوئی تسلی بخش جواب دیا ہے۔ (مینجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴